سورة النور

آیات ۲۱ - ۲۶

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنۡ تَعُوۡدُوۡا لِمِثۡلِهٖۤ اَبَدًا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ ﴿۱۷﴾ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ
﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ
يَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَ رَحۡمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۰﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ ؕ وَ مَنۡ يَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَ
الۡمُنۡكَرِ ؕ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَ رَحۡمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ
وَ اللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا يَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡكُمۡ وَ السَّعَةِ اَنۡ يُّؤۡتُوۡۤا اُولِى الۡقُرۡبٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنَ وَ
الۡمُهٰجِرِيۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۖ وَلۡيَـعۡفُوۡا وَلۡيَـصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۲﴾
اِنَّ الَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ ۖ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۙ ﴿۲۳﴾
يَّوۡمَ تَشۡهَدُ عَلَيۡهِمۡ اَلۡسِنَتُهُمۡ وَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ يَوۡمَئِذٍ يُّوَفِّيۡهِمُ اللّٰهُ دِيۡنَهُمُ
الۡحَـقَّ وَ يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ الۡمُبِيۡنُ ﴿۲۵﴾ اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَ الۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ ۚ وَ
الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ وَ الطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓـئِكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۲۶﴾

سُورَةُ النُّور

آیات 64

مدنية

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اسلام فرد، خاندان، معاشرے، ریاست اور امت کو اللہ کے نورِ ہدایت کے تابع کر کے عفت، حیا، عدل، قانونی اور اجتماعی پاکیزگی کا نظام قائم کرتا ہے

شرعی حدود
آیات 1 تا 26

- زنا کی حد (آیات 3-1)
- تہمت (قذف) کا حکم (آیات 5-4)
- لعان (میاں بیوی کے درمیان جھوٹی تہمت) (آیات 10-6)
- واقعہ افک (تہمت کا واقعہ) (آیات 22-11)
- آخرت میں تہمت کی سزا (آیات 26-23)

معاشرتی آداب (حصہ اول)
آیات 27 تا 34

- گھر میں داخل ہونے کے آداب (آیات 29-27)
- مرد و خواتین کے لیے نظریں نیچی رکھنے اور زینت چھپانے کا حکم (آیات 31-30)
- نکاح اور غلاموں کی آزادی کا حکم (آیات 34-32)

نورِ الٰہی، مساجد کا فضل اور اس کی قدرت
آیات 35 تا 46

- اللہ کا نور اور مساجد کو آباد کرنے والوں کا اجر (آیات 38-35)
- کافروں کے اعمال کی مثال (آیات 40-39)
- اللہ کی قدرت کی نشانیاں (آیات 46-41)

اللہ کی آیات پر منافقین کا رویہ
آیات 47 تا 57

- مومنوں کی فرمانبرداری اور منافقوں کا جھوٹ (آیات 54-47)
- اللہ کا طریقہ کار بندوں کے لیے (آیات 57-55)

معاشرتی آداب (حصہ دوم)
آیات 58 تا 64

- گھروں کے دیگر آداب (آیات 61-58)
- رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ برتاؤ کے آداب (آیات 63-62)
- اللہ کی بادشاہت، علم اور قدرت (آیت 64)

سورۃ النور، آیات 11 تا 20 : پڑھے گئے اہم مباحث

1. واقعۂ افک کا تعارف اور تاریخی پس منظر: حضرت عائشہؓ پر لگائے گئے جھوٹے الزام، غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے سفر، اور واقعے کی بنیادی صورتِ حال کا مطالعہ
2. اِفک کا لغوی، اخلاقی اور قرآنی مفہوم: اِفک کو حقیقت کو الٹ دینے والا بڑا جھوٹ، من گھڑت بہتان اور کردار کشی کے طور پر سمجھنا
3. حضرت عائشہؓ کی قرآنی برأت: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی کا اعلان اور ان کے مقام و عزت کا تحفظ
4. منافقین کا کردار اور ان کی سازش: منافقین کی افواہ سازی، رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینے، اور اسلامی معاشرے کی اخلاقی ساکھ کمزور کرنے کی کوشش
5. مسلمانوں کی تربیتی کمزوری: بعض مسلمانوں کا بے تحقیق بات سے متاثر ہونا، اسے آگے نقل کرنا، اور اجتماعی ردعمل کی کمزوری
6. حسنِ ظن کا قرآنی اصول: مؤمن مردوں اور عورتوں کے بارے میں نیک گمان رکھنا، بدگمانی سے بچنا، اور فوراً کہنا: یہ کھلا بہتان ہے
7. زبان کی ذمہ داری اور بے علم گفتگو کی سنگینی: جس بات کا علم نہ ہو اسے زبان پر نہ لانا، افواہ نہ دہرانا، اور گفتگو کو تقویٰ کے تابع رکھنا
8. قذف اور جھوٹے الزام کا شرعی حکم: پاک دامن افراد پر زنا کا الزام لگانے کی حرمت، چار گواہوں کی شرط، اور عزتوں کے قانونی تحفظ کا اصول
9. اللہ کے نزدیک معمولی اور عظیم کا فرق: جس بات کو لوگ ہلکا سمجھتے ہیں، وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہو سکتی ہے۔

سورۃ النور، آیات 11 تا 20: پڑھے گئے اہم مباحث

10. اشاعۃ الفاحشہ کی سنگینی: اہلِ ایمان میں بے حیائی، بدنامی، اسکینڈلز، فحش گفتگو اور کردار کشی پھیلانے کی مذمت

11. انسانی عزت و وقار کا قرآنی تحفظ: آبرو، خاندانی وقار، اجتماعی اعتماد، ستر پوشی اور معاشرتی پاکیزگی کی حفاظت

12. واقعۂ افک سے حاصل ہونے والے اسباق و نصائح: اس واقعے سے اخذ کیے گئے عملی، اخلاقی، معاشرتی اور ایمانی اسباق کا خلاصہ

13. تہمت، قذف اور ہتکِ عزت کا تقابلی مطالعہ: عمومی تہمت، قرآنی قذف، جدید defamation، slander، libel اور reputation کے تحفظ کا تعارف

14. اسلامی قانون اور معاشرتی عدل: الزام، گواہی، ثبوت، قذف اور عزتوں کے تحفظ سے متعلق اسلامی قانونی رہنمائی

15. واقعۂ افک کی عصری معنویت اور سوشل میڈیا: WhatsApp، Facebook، YouTube، online scandals، viral culture اور character assassination کے دور میں واقعۂ افک کی رہنمائی۔

16. غزوۂ بنی مُصطَلِق اور اس کا پس منظر: اس غزوے کا زمانہ، قبیلہ بنی مصطلق، اسکے اسباب، نتائج، اور واقعۂ افک سے اس کا تعلق

17. ام المؤمنین حضرت جویریہؓ کا تعارف اور نکاح کا واقعہ: حضرت جویریہؓ بنتِ حارث کا پس منظر، نبی کریم ﷺ سے نکاح، اور اس نکاح کی حکمت

18. حضرت جویریہؓ کے نکاح کے اثرات: قیدیوں کی آزادی، بنی مصطلق کے دلوں کا نرم ہونا، اور اسلام کی رحمت، حکمت اور حسنِ تدبیر کا اظہار۔

سورۃالنور، آیات 11 تا 20 : عنوانات/ Tags

- سورۃالنور کی آیات 11 تا 20 کے مطالعے میں واقعۂ افک کے تاریخی پس منظر کے ساتھ ساتھ دیگر عنوانات/Tags:
  - ✓ عزتوں کا تحفظ
  - ✓ قذف
  - ✓ افواہ
  - ✓ حسنِ ظن
  - ✓ زبان کی ذمہ داری
  - ✓ اشاعۃالفاحشہ (فحش کی اشاعت و پھیلاؤ)
  - ✓ اسلامی معاشرت
  - ✓ سوشل میڈیا کے آداب
  - ✓ خاندانی واجتماعی وقار

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٧ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٨ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ - اللہ نصیحت کرتا ہے تمہیں (اس سے) کہ

وَعَظَ يَعِظُ ، وَعْظًا : انتباہ کرنا، نصیحت کرنا

تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا - تم دوبارہ کرو اس کی مثل کبھی بھی

عَادَ يَعُوْدُ ، عَوْدًا : واپس لوٹنا، دوبارہ کرنا

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ - اگر ہو تم ایمان والے۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ - اور بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے (اپنی) آیات

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنٌ : کھول کر بیان کرنا (II)

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ - اور اللہ خوب جاننے والا بہت حکمت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ - بیشک وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں

اَحَبَّ يُحِبُّ ، اِحْبَابٌ : پسند کرنا (IV)

اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ - کہ پھیلے بے حیائی

(ش ي ع) شَاعَ يَشِيْعُ ، شُيُوْعًا : پھیلنا، عام ہونا، چرچا ہونا

تَشِيعَ : وہ پھیلتی ہے (فعل بھی مؤنث آیا ہے الفاحشة کی وجہ سے)

اردو میں: شائع، اشاعت، شیعہ (شیعانِ علیؓ)، مشایعت (مہمان کو رخصت کرتے وقت اس کے ساتھ چلنا)

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان لوگوں میں جو ایمان لائے

اَلِيْمٌ : دکھ دینے والا، دردناک

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - انکے لیے دردناک عذاب ہے

فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ - دنیا اور آخرت میں

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ - اور اللہ جانتا ہے

وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ - اور تم نہیں جانتے

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ - اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ - تم پر اور اس کی رحمت (تو تہمت لگانے والوں کو فوراً عذاب دے دیتا)

وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ - اور (یہ کہ) بیشک اللہ بہت شفقت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

رَءُوْفٌ : اللہ کا صفاتی نام

رَاْفَةٌ مصدر سے صفت مشبہ (بہت شفقت کرنے والا)

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ
الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ
اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مومن ہو

اللہ تمہیں صاف صاف ہدایات دیتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق و رحیم ہے (تو یہ چیز جو ابھی تمہارے اندر پھیلائی گئی تھی بدترین نتائج دکھا دیتی)

Allah admonishes you: If you are true believers, never repeat the like of what you did.

Allah clearly expounds to you His instructions. Allah is All-Knowing, All-Wise.

Verily those who love that indecency should spread among the believers deserve a painful chastisement in the world and the Hereafter. Allah knows, but you do not know.

Were it not for Allah's Bounty and His Mercy unto you, and that Allah is Most Forgiving and Wise, (the evil that had been spread among you would have led to terrible consequences).

محمد اقبال

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾

مزید تنبیہ

- یہاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سخت نصیحت فرماتا ہے کہ اگر تم واقعی مومن ہو تو آئندہ کبھی ایسی افواہ، تہمت اور بے تحقیق بات کو نہ دہراؤ۔
- واقعۂ افک عام بدگمانی کا واقعہ نہیں تھا، بلکہ اس کے پیچھے منافقین کی سازش تھی اور نشانہ رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کو بنایا گیا تھا
- اس سے نبی اکرم ﷺ کو شدید قلبی اذیت پہنچی، اس لیے یہ معاملہ اللہ کے غضب کا سبب بن سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے فوراً عذاب نازل کرنے کے بجائے امت کو تنبیہ، تربیت اور اصلاح کا موقع دیا
- بار بار کی تنبیہات سے واضح کیا گیا کہ اسلامی معاشرے میں عزتوں پر حملہ، افواہ اور بہتان کو ہر گز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات کھول کر بیان فرمادیں تاکہ آئندہ ایسی صورتِ حال سے بچنے کے اصول معلوم ہو جائیں
- اللہ علیم ہے، اس لیے وہ انسانی کمزوریوں اور منافقین کی چالوں کو جانتا ہے؛ اور حکیم ہے، اس لیے اس نے اٹھتی ہوئی نوزائیدہ امت کو مزید سنبھلنے، منافقین کو پہچاننے اور امت کی اصلاح کے لیے مناسب احکام اور تربیتی ہدایات نازل فرمائیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٢٠﴾

فتنہ برپا کرنے میں یہود و منافقین کی سازش

- **منافقین کا مقصد: بے حیائی اور بدگمانی پھیلانا** – یہاں اصل اشارہ اُن لوگوں کی طرف ہے جنہوں نے واقعۂ افک میں جھوٹا الزام گھڑا، اسے پھیلایا، اور مسلم معاشرے کی اخلاقی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ منافقین کا مقصد صرف ایک فرد یا ایک گھرانے کو بدنام کرنا نہیں تھا، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کو اذیت دینا، اہلِ ایمان کے دلوں میں بدگمانی پیدا کرنا، اور اسلامی معاشرے کے پاکیزہ ماحول کو خراب کرنا تھا۔ قرآن نے واضح کر دیا کہ جو لوگ اہلِ ایمان میں بے حیائی، بدنامی اور فحش باتوں کے پھیلنے کو پسند کرتے ہیں، وہ دنیا اور آخرت دونوں میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں
- **اشاعۃ الفاحشہ کا وسیع مفہوم**: اگرچہ آیت کا فوری تعلق واقعۂ افک سے ہے، لیکن اس کے الفاظ بہت وسیع ہیں۔ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ کا مطلب صرف بدکاری کے عمل کو پھیلانا نہیں، بلکہ ہر وہ طریقہ ہے جس سے معاشرے میں بے حیائی، بدکرداری، فحش خیالات، اخلاقی بے حسی اور گناہ کی رغبت عام ہو۔ اس میں جھوٹے الزامات، اسکینڈلز، کردار کشی، فحش گفتگو، بدکاری کی ترغیب دینے والی کہانیاں، اشعار، گانے، تصویریں، ڈرامے، کھیل تماشے، مخلوط بے حیا تفریحات، اور ایسے ادارے یا ماحول بھی شامل ہیں جو انسان کے سفلی جذبات کو ابھارتے اور حیا کے پردے کو کمزور کرتے ہیں۔
- اس میں سوشل میڈیا پر بے حیا مواد کو پھیلانا، کسی کی ذاتی لغزش یا الزام کو وائرل کرنا، اور فحش باتوں کو مزاح یا آزادی کے نام پر معمول بنانا بھی شامل ہے۔ جب معاشرے میں ایسی چیزیں عام ہوتی ہیں تو گناہ سے نفرت کم ہو جاتی ہے، حیا کمزور پڑتی ہے، اور نوجوان نسل کے ذہن و کردار پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس لیے قرآن کے نزدیک یہ محض ذاتی پسند یا تفریح کا معاملہ نہیں، بلکہ معاشرے کے اخلاقی امن اور عفت کے خلاف جرم ہے۔ مؤمن معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ وہ برائی کے عمل ہی کو نہیں بلکہ برائی کے چرچے، ترغیب، تشہیر اور قبولیت کے ماحول کو بھی روکے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٢٠﴾

- **دنیا و آخرت کی سزا اور اجتماعی ذمہ داری** — یہاں فرمایا گیا کہ ایسے لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اشاعۃ الفاحشہ صرف آخرت کی جواب دہی کا مسئلہ نہیں، بلکہ دنیا میں بھی اسلامی معاشرے اور اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بے حیائی پھیلانے کے ذرائع کو روکے۔ ایک پاکیزہ معاشرے میں قانون، تعلیم، تربیت، میڈیا، خاندان اور اجتماعی نظام سب کو مل کر ایسے راستوں کو بند کرنا چاہیے جو عزتوں کو پامال کریں، بدکاری کو معمول بنائیں، یا نسلِ نو کے اخلاق کو خراب کریں۔ اسلام آزادی کے نام پر فحش کو پھیلانے کی اجازت نہیں دیتا، کیونکہ یہ فرد، خاندان اور پوری اجتماعی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

- **"اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے" کا سبق**: آیت کے آخر میں فرمایا گیا: وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ - اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ یعنی انسان بسا اوقات کسی افواہ، فحش بات، بے حیا منظر یا غیر ذمہ دارانہ گفتگو کو معمولی سمجھتا ہے، مگر اللہ جانتا ہے کہ اس کے اثرات کہاں تک پہنچتے ہیں، کتنے دلوں کو خراب کرتے ہیں، کتنے گھروں کا اعتماد توڑتے ہیں، اور معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو کس طرح کمزور کرتے ہیں۔ اس لیے مؤمن کا کام یہ ہے کہ اللہ کے حکم پر اعتماد کرے، اشاعۃ الفاحشہ کی ہر صورت کو سنجیدہ خطرہ سمجھے، اور حیا، ستر پوشی، حسنِ ظن، عزتوں کے تحفظ اور پاکیزہ ماحول کو فروغ دے۔ یہ چھوٹی باتیں نہیں بلکہ بڑے اجتماعی جرائم ہیں، جنہیں شریعت کی روشنی میں روکنا لازم ہے۔

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

لَا تَتَّبِعُوْا - تم پیروی نہ کرو

اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ ، اِتِّبَاعٌ : پیروی کرنا (VIII)

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ - شیطان کے قدموں کی

خُطُوٰت : خُطْوَةٌ کی جمع (جس کے معنی ایک قدم، چلنے کا ایک مرحلہ، قدم اٹھانے کی ایک حرکت)

خَطَا يَخْطُو ، خَطْوًا و خُطْوَةً : قدم اٹھانا، آگے بڑھنا

خُطْوَةٌ: ایک قدم - خُطْوَات: قدموں کا سلسلہ

خُطُوٰت : صرف جسمانی قدم نہیں بلکہ عملی، اخلاقی، فکری اور نفسیاتی مراحل بھی ہیں۔

وَ مَنْ يَّتَّبِعْ - اور وہ جو پیروی کرے

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ - شیطان کے قدموں کی

فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ - تو بلاشبہ وہ حکم دیتا ہے

اَمَرَ يَاْمُرُ ، اَمْرًا : حکم دینا

بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ - بے حیائی اور برائی کا

فَحْشَآءِ : ان گناہوں کے لیے آتا ہے جن میں بے حیائی، شہوت، جنسی بدکرداری، عریانی یا اخلاقی آلودگی کا پہلو نمایاں ہو۔

یہ وہ برائیاں ہیں جو انسان کی حیا، عفت اور اخلاقی پاکیزگی کو خراب کرتی ہیں

(زنا، بے حیائی، فحش گفتگو، عریانی، بدکاری کی ترغیب، جنسی آوارگی، کوئی حیا باختہ عمل)

مَا زَكٰى مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۱﴾

وَالۡمُنۡكَرِ - اور برائی کا

مُنْكَر کا مادہ ن ک ر ہے جس کا بنیادی معنی ہے ایسی چیز جسے عقلِ سلیم، فطرتِ صحیحہ، دین اور شریعت برا سمجھے؛ ناپسندیدہ، قابلِ انکار، غلط اور خلافِ معروف کام

مُنْكَر : ہر وہ کام جسے شریعت غلط قرار دے اور صالح معاشرہ اسے ناپسند کرے۔

منکر کا دائرہ بہت وسیع ہے؛ اس میں ہر قسم کی شرعی، اخلاقی اور سماجی برائی آسکتی ہے

مثلاً : جھوٹ، ظلم، خیانت، دھوکا، غیبت، رشوت، والدین کی نافرمانی، حق تلفی بدزبانی، حرام کمائی، بے انصافی، وعدہ خلافی

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ - اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

مَا زَكٰى مِنۡكُمۡ - نہ پاک ہوتا تم میں سے

(ز ك و) زَكٰى يَزْكٰى ، زَكَآءً : پاک ہونا (۱)

مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا - کوئی ایک کبھی بھی

اَبَدًا : ہمیشہ (مستقبل غیر محدود (کبھی بھی)

وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىۡ - اور لیکن اللہ پاک کرتا ہے

(ز ك و) زَكّٰى يُزَكِّىْ ، تَزْكِيَةٌ : پاک کرنا (۱۱)

اردو میں: زکوۃ، تزکیہ، مزکّی

مَنۡ يَّشَآءُ - جسے وہ چاہتا ہے

شَآءَ يَشَآءُ ، مَشِيْٓئَةٌ : چاہنا

اردو میں: منشاء، مشیئت، ان شاءاللہ، ماشاءاللہ

وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ - اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ اس کی پیروی کوئی کرے گا تو وہ تو اسے
فحش اور بدی ہی کا حکم دے گا۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی شخص
پاک نہ ہو سکتا۔ مگر اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے، اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

Believers! Do not follow in Satan's footsteps (let him remember that) Satan bids people to indecency and evil. Were it not for Allah's Bounty and His Mercy unto you, not one of you would have ever attained purity. But Allah enables whomsoever He wills to attain purity. Allah is All-Hearing, All-Knowing.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

برائی کا اصل سرچشمہ

- کسی پر تہمت لگانا، بہتان باندھنا اور بے حیائی کی باتوں کو پھیلانا دراصل شیطان کے راستوں میں سے ہے۔ اس سے لوگوں کی عزتیں مجروح ہوتی ہیں، دلوں میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے، باہمی تعلقات کمزور ہوتے ہیں اور اسلامی معاشرے کا اتحاد متاثر ہوتا ہے
- قرآن اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ جب بھی معاشرے میں ایسی باتیں پھیلنے لگیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ شیطانی اثرات کا نتیجہ ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق، حیا، باہمی اعتماد اور اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت میں کمزوری پیدا ہو۔
- واقعۂ افک میں بظاہر منافقین نے سازش کی، لیکن اس کے پیچھے اصل محرک شیطانی وسوسہ اور برائی کی ترغیب تھی۔ منافقین کی سازشیں کبھی نہ کبھی ظاہر ہو جاتی ہیں، مگر شیطان کے وسوسے اکثر چھپے رہتے ہیں؛ انسان ان پر چل رہا ہوتا ہے مگر اسے احساس نہیں ہوتا کہ یہ شیطان کے قدم ہیں۔
- اس لیے مؤمن کی فراست یہ ہے کہ وہ صرف ظاہری دشمن کو نہ پہچانے بلکہ اپنے دل، زبان اور معاشرتی رویوں میں شیطانی اثرات کو بھی تلاش کرے، اور ہر ایسی بات سے بچے جو عزتوں کو پامال، بے حیائی کو عام، اور مسلمانوں کے اتحاد کو کمزور کرتی ہو

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾

تزکیہ اللہ کے فضل سے ہے

- آیت کے دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ ایک نہایت لطیف تنبیہ فرماتا ہے کہ انسان کو اپنی پاکیزگی، تقویٰ یا نیکی پر کبھی غرور نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص آج تک کسی بڑی برائی سے بچا ہوا ہے تو یہ اس کی ذاتی قوت نہیں بلکہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے
- واقعۂ افک میں بعض لوگوں نے دوسروں کے بارے میں بدگمانی کو آسانی سے قبول کر لیا، گویا وہ سمجھ بیٹھے کہ دوسرے تو برائی میں پڑ سکتے ہیں مگر ہم محفوظ ہیں۔ قرآن اس سوچ کی اصلاح کرتا ہے کہ شیطان کے وسوسے بہت باریک اور خطرناک ہوتے ہیں؛ انسان اللہ کی حفاظت کے بغیر کسی وقت بھی لغزش کا شکار ہو سکتا ہے
- اس لیے مؤمن کو چاہیے کہ وہ دوسروں پر تہمت، بدگمانی اور بے تحقیق بات قبول کرنے کے بجائے اپنے نفس کا جائزہ لے، اللہ سے پاکیزگی مانگے، اور ہمیشہ عاجزی اختیار کرے۔ اصل تزکیہ اللہ کے ہاتھ میں ہے؛ وہی جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے، سنوارتا ہے اور گناہوں سے بچاتا ہے
- آیت کے آخر میں وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فرما کر یاد دلایا گیا کہ اللہ ہر بات سنتا ہے اور دلوں کے حال کو جانتا ہے۔ زبان جو کچھ کہتی ہے وہ بھی اس کے علم میں ہے، اور دل میں جو بدگمانی، غرور یا چھپی ہوئی نیت ہوتی ہے وہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔

اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا،وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا،أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا

اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، اور اسے پاکیزہ بنا دے؛ تو ہی سب سے بہتر پاکیزہ بنانے والا ہے، تو ہی اس کا کارساز اور مالک ہے- رواه الإمام مسلم (2722)

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

وَلَا يَاْتَلِ - اور نہ قسم کھالیں

اِيْتَلَا يَاْتَلِيْ ، اِيْتِلَآءٌ : قسم کھانا (VIII)

(أ ل و) مادے میں قسم، پختہ عہد، اور اپنے اوپر کوئی بات لازم کر لینے کا مفہوم

أَلِيَّة / أَلْيَة : قسم

اسی مادے سے معروف فقہی اصطلاح " إِيلَاء " شوہر کا اپنی بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھانا- جس کا ذکر سورۃ البقرہ میں (لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ)

اصل لفظ يَأْتَلِي تھا- اس سے پہلے لا ناهية کی وجہ سے فعل مجزوم ہوا، اس لیے آخر کی یاء گر گئ اور شکل بنی: يَأْتَلِ

اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ - تم میں سے فضل اور وسعت والے (اِس کی)

أُولُوْا : والے، صاحب، مالک، رکھنے والے، possessors of
لفظ کی حالت رَفع ہے

اَلسَّعَةِ : وسعت

اَنْ يُّؤْتُوْٓا - کہ وہ دیں

اٰتٰی يُؤْتِيْ ، اِيْتَآءٌ : دینا

أُولِي : کے بھی وہی معنی ہیں
یہ لفظ کی حالت نَصَب/جَر ہے

اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ - قرابت والوں اور مسکینوں کو

وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا - اور چاہیے کہ وہ معاف کریں اور وہ در گزر کریں

دونوں الفاظ میں لْ لامِ امر ہے

عَفَا يَعْفُوْ ، عَفْوًا : معاف کردینا

صَفَحَ يَصْفَحُ ، صَفْحًا : در گذر کرنا

إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۠ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۲۳﴾

أَلَا تُحِبُّوْنَ - کیا نہیں تم پسند کرتے

أَحَبَّ يُحِبُّ ، إِحْبَابٌ : پسند کرنا (IV)

أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ - کہ اللہ بخش دے تم کو

غَفَرَ يَغْفِرُ ، غَفْرًا و غُفْرَانًا : ڈھانپنا، بخشنا

وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے

إِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک وہ لوگ جو

يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ - تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں

رَمٰى يَرْمِيْ ، رَمْيًا وَّ رَمَايَةٌ پھینکنا/مارنا۔الزام/تہمت لگانا

مُحْصَنٰت : مُحْصَنَةٌ کی جمع (محفوظ، پاک دامن، عفت والی عورتیں)

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ ۔بے خبر (بھولی بھالی) مومن عورتوں پر

غٰفِلٰت : غَافِلَةٌ کی جمع - بے خبر، بھولی بھالی عورتیں

لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ - وہ لعنت کیے گئے دنیا اور آخرت میں

لَعَنَ يَلْعَنُ ، لَعْنًا : لعنت کرنا

وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ - اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے

وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۲۳

تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے۔ انھیں معاف کر دینا چاہیے اور در گزر کرنا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے؟ اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور و رحیم ہے۔

جو لوگ پاک دامن، بے خبر، مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

Let those among you who are bounteous and resourceful not swear to withhold giving to the kindred, to the needy, and to those who have forsaken their homes in the cause of Allah. Rather let them forgive and forbear. Do you not wish that Allah should forgive you? Allah is Ever Forgiving, Merciful.

Those that accuse chaste, unwary, believing women (of unchastity), have been cursed in the world and the Hereafter, and a mighty chastisement awaits them.

محمد اقبال

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٢﴾

عفو و در گزر اور اسلامی اخوت

- اس آیت میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ ذاتی رنجش یا تکلیف کی وجہ سے نیکی، صلہ رحمی اور مالی تعاون کا راستہ بند نہیں کرنا چاہیے
- واقعۂ افک کے بعد یہ امکان تھا کہ جن لوگوں نے نادانی میں اس فتنہ کو آگے بڑھایا، ان سے اہلِ فضل و وسعت تعلق اور مدد ختم کر دیں
- انسانی جذبات کے لحاظ سے ایسا ردعمل قابلِ فہم تھا، مگر اسلامی اخلاق اس سے بلند تر رویّہ سکھاتا ہے۔
- اسلامی معاشرہ صرف عدل پر نہیں بلکہ عفو، رحمت، اخوت اور اصلاح کے جذبے پر بھی قائم رہتا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کا اعلیٰ نمونہ

- حضرت مسطحؓ اس فتنہ میں کسی درجے میں شریک ہوئے، حالانکہ وہ حضرت ابو بکرؓ کے رشتہ دار اور مالی طور پر ان کے زیرِ کفالت تھے۔
- حضرت ابو بکرؓ کو شدید صدمہ پہنچا اور انہوں نے قسم کھائی کہ آئندہ ان کی مدد نہیں کریں گے۔
- اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صاحبِ فضل اور کشادہ حال لوگ رشتہ داروں، مسکینوں اور مہاجرین کی مدد بند کرنے کی قسم نہ کھائیں
- انہیں چاہیے کہ معاف کریں، در گزر کریں، اور اللہ کی مغفرت کی امید رکھیں۔
- جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ نے فوراً کہا کہ ہاں، ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں معاف فرمائے۔
- چنانچہ انہوں نے حضرت مسطحؓ کی مدد دوبارہ شروع کر دی، بلکہ پہلے سے بڑھ کر دلداری فرمائی۔

وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

عملی سبق: آیت کا اصل پیغام یہ ہے کہ اگر ہم اللہ کی مغفرت چاہتے ہیں تو ہمیں بھی لوگوں کی غلطیوں پر عفو و درگزر کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ کسی کی غلطی پر اصلاح ضرور ہو، لیکن غصے میں خیر، مدد اور صلہ رحمی کو ختم کر دینا مؤمنانہ شان نہیں۔

- اگر کوئی شخص کسی نامناسب بات کی قسم کھالے، پھر اسے بہتر راستہ معلوم ہو جائے، تو اسے بھلائی کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔
- یہ آیت بتاتی ہے کہ اسلامی اخلاق میں انتقام سے بڑھ کر معافی، قطع تعلق سے بڑھ کر صلہ رحمی، اور ذاتی تکلیف سے بڑھ کر اللہ کی رضا اہم ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

- اس آیت کریمہ میں پاکدامن، بھولی بھالی اور مؤمن عورتوں پر تہمت لگانے کی سنگینی بیان کی گئی ہے۔ محصنات سے مراد وہ پاک دامن خواتین ہیں جن کی عفت و عصمت محفوظ اور بے داغ ہے۔ غافلات سے مراد ایسی سادہ، شریف اور بے خبر خواتین ہیں جن کے دل میں برائی کا تصور بھی نہیں ہوتا۔
- قرآن میں ایسی خواتین پر الزام لگانا ایک بڑا جرم کہا گیا، جس پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت اور عذابِ عظیم کی وعید ہے
- نبی کریم ﷺ نے بھی پاکدامن مؤمن عورتوں پر تہمت کو ہلاک کرنے والے بڑے گناہوں میں شمار فرمایا۔ دنیا میں الزام لگانے والے زبان، اثر و رسوخ یا چرب کلامی سے لوگوں کو متاثر کر سکتے ہیں، مگر آخرت میں کوئی فریب کام نہ آئے گا۔
- قیامت کے دن ان کی زبانیں، ہاتھ اور پاؤں خود ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ - جس دن گواہی دیں گی ان پر (ان کے خلاف)

اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ - ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ

اَلْسِنَةُ : لِسَانٌ کی جمع (زبانیں)

اَيْدِیْ : يَدٌ کی جمع (ہاتھ)

وَ اَرْجُلُهُمْ - اور ان کے پاؤں

رِجْلٌ : پاؤں (اس کی جمع اَرْجُلٌ)

رَجِلَ پاؤں پر یا پیدل چلنا

رَجُلٌ (مرد)، اس کی جمع رِجَال

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - اس کی جو وہ عمل کیا کرتے تھے

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ - اس دن اللہ پورا پورا دے گا

يَوْمَئِذٍ (يَوْمَ + اِذٍ) : اس دن

وَفّٰی يُوَفِّیْ ، تَوْفِيَةٌ
پورا پورا دینا/لینا (II)

دِيْنَهُمُ الْحَقَّ - انہیں ان کا ٹھیک بدلہ

یہاں "دین" معروف مذہب کے معنی میں نہیں بلکہ بدلہ، جزا، حساب، فیصلہ اور اعمال کا پورا پورا نتیجہ کے معانی میں
دَانَ يَدِيْنُ ، دِيْنًا : بدلہ دینا/ جزا دینا

كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ : جیسا تم کروگے، ویسا ہی بدلہ پاؤگے

وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ - اور وہ جان لیں گے کہ بیشک اللہ تعالیٰ

هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ - ہی واضح حق ہے

اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَ الۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ‌ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ وَ الطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ‌ ۚ اُولٰٓـئِكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ‌ ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۝۲۶

اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ - ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں

وَ الۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ - اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں

(خ ب ث)

اس مادے میں گندگی، ناپاکی، خرابی، بدی، اخلاقی آلودگی، اور وہ چیز جسے سلیم فطرت ناپسند کرے۔

یہ گندگی حسی ہو سکتی ہے، جیسے ناپاک یا خراب چیز، اور کبھی معنوی و اخلاقی، جیسے بری بات، بدکردار انسان، ناپاک نیت، یا فاسد عمل

خبُثَ يَخبُث ، خُبْثًا وخَباثَةً : ناپاک ہونا، خبیث ہونا، برا ہونا، فاسد ہونا

خَبِيْث : خُبْثٌ مصدر سے صفتِ مشبہ (کسی کیفیت یا وصف کا ثبات، رسوخ یا دوام)

خَبِيْث : ایسا شخص، عمل، قول یا وصف جس میں خباثت، ناپاکی یا برائی پائی جائے

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ

یہ تمام الفاظ جمع کے صیغے میں آئے ہیں (مذکر اور مؤنث):

اَلْخَبِيْثٰتُ : یہ خَبِيثَة کی جمع ہے (سورۃ النور کے سیاق میں معنی "بدکردار عورتیں")
یہ لفظ زیر (جَر) کی حالت میں ہے۔ جمع مؤنث ہے

اَلْخَبِيْثِيْن : یہ خَبِيث کی جمع مذکر ہے (سورۃ النور کے سیاق میں معنی "بدکردار مرد")
یہ لفظ زبر (نَصَب) کی حالت میں ہے۔

اَلْخَبِيْثُوْن : یہ بھی خَبِيْث کی جمع مذکر ہے (معنی "بدکردار مرد")
یہ لفظ زیر (جَر) کی حالت میں ہے 1

اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَ الۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ وَ الطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓـئِكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ ‌ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۲۶﴾

وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ ۔ اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں

وَ الطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۔ اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں

الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ

(ط ی ب)

طَيِّبٌ : پاکیزہ چیزیں ، پاکیزہ باتیں، نیک عورتیں یا پاک دامن خواتین۔

الطَّيِّبٰتُ : یہ طَيِّبَة کی جمع ہے، (پاکیزہ عورتیں) یہ لفظ حالتِ رَفع میں ہے۔۔ جمع مونث ہے

طَيِّبِيْنَ : یہ طَيِّب کی جمع ہے، (پاکیزہ مرد) یہ لفظ حالتِ نَصَب میں ہے

طَيِّبُوْن : یہ بھی طَيِّب کی جمع ہے، (پاکیزہ مرد) یہ لفظ حالتِ رَفَع میں ہے۔ جمع مذکر

اُولٰٓـئِكَ مُبَرَّءُوۡنَ - یہ (پاکیزہ) لوگ مبرّا (پاک کیے ہوئے) ہیں

(ب ر أ) بَرَّأَ يُبَرِّئُ ، تَبْرِئَةً : بری کرنا، پاک قرار دینا (II)

مُبَرَّأ : پاک قرار دیا ہوا، الزام سے بری کیا ہوا (اسم مفعول)

مُبَرَّءُوْنَ اس کی جمع

اردو میں : بری، برأت، مبرّا، بریت

مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ - ان (باتوں) سے جو یہ لوگ کہتے ہیں

لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ - انکے لیے بخشش ہے

وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ - اور باعزت رزق ہے۔

رِزْقٌ سے مراد یہاں صرف کھانے پینے کی چیز یا مالی نعمت نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے ملنے والی ہر نعمت، عطا، اجر اور اخروی انعام کے معنی میں ہے۔

رِزْقٌ كَرِيْمٌ : اللہ کی طرف سے ملنے والی باعزت، پاکیزہ، وسیع اور دائمی نعمتیں

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَىِٕذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
﴿٢٥﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾

وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ وہ بدلہ انھیں بھرپور دے دے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور انھیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے سچ کو سچ کر دکھانے والا

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے۔ پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے۔ ان کا دامن پاک ہے ان باتوں سے جو بنانے والے بناتے ہیں، ان کے لیے مغفرت ہے اور رزق کریم

On that Day Allah will justly requite them, and they will come to know that Allah - and He alone - is the Truth, the One Who makes the Truth manifest.

Corrupt women are for corrupt men, and corrupt men for corrupt women. Good women are for good men, and good men for good women. They are innocent of the calumnies people utter. There shall be forgiveness for them and a generous provision.

محمد اقبال

يَّوۡمَ تَشۡهَدُ عَلَيۡهِمۡ اَلۡسِنَتُهُمۡ وَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ يَوۡمَئِذٍ يُّوَفِّيۡهِمُ اللّٰهُ دِيۡنَهُمُ الۡحَقَّ وَ يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ الۡمُبِيۡنُ ﴿۲۵﴾

قیامت کے دن انسانی اعضاء کی گواہی: جسم اللہ کی امانت ہے

- قیامت کے دن انسان کے خلاف صرف بیرونی گواہ نہیں آئیں گے بلکہ اس کے اپنے اعضاء بھی گواہی دیں گے۔ دنیا میں انسان اپنی زبان سے تاویلیں کرتا، دلائل بناتا اور لوگوں کو گمراہ کر سکتا ہے، مگر آخرت میں یہی زبان اس کے خلاف بولے گی۔ جس گناہ میں زبان استعمال ہوئی ہو گی، زبان اس کی گواہی دے گی؛ جس جرم میں ہاتھ استعمال ہوئے ہوں گے، ہاتھ بیان کریں گے؛ اور جس برائی کی طرف قدم اٹھے ہوں گے، پاؤں اس کا حال بتائیں گے۔
- ممکن ہے اللہ تعالیٰ جرم کے وقت استعمال ہونے والے اعضاء ہی کو حاضر کر دے یا اس عمل کو واضح کر کے دکھا دے۔ اس لیے یہ سوال اہم نہیں رہتا کہ جسم کے اعضاء دنیا میں بدلتے رہتے ہیں؛ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر عمل کو محفوظ رکھتا ہے۔
- دنیا میں جسم اور اعضاء انسان کے تابع ہیں، اس لیے وہ اس کی نافرمانی میں بھی استعمال ہو جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ اعضاء اللہ کی امانت ہیں، انسان کے ذاتی مالکیت نہیں۔ اگر انسان انہیں گناہ، تہمت، ظلم، فحش یا نافرمانی میں استعمال کرے تو قیامت کے دن یہی اعضاء اللہ کے حکم سے اس کے خلاف بول اٹھیں گے (یہ مضمون سورۃ یٰس اور حم السجدہ میں بھی)

👉 زبان، ہاتھ، پاؤں اور پورا جسم اللہ کی امانت سمجھ کر استعمال کیا جائے، کیونکہ ہر عضو ایک دن ہمارے عمل کا گواہ بن سکتا ہے

- آج تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ نہ وہ اس کو سراپا حق و عدل سمجھتے ہیں اور نہ انھیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ باطل کو نابود کر کے حق کو غالب کر دے گا۔ لیکن ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ جب ان پر اچھی طرح یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ہی سراپا حق و عدل ہے اور وہی تمام حقائق کو آشکارا کرنے والا ہے۔

اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَالۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ‌ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ وَالطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ‌ ۚ اُولٰٓـئِكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ‌ ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۞ ۲۶

ایک فطری اور واقعاتی دلیل

- اس آیت میں ایک فطری اور نفسیاتی اصول بیان کیا گیا ہے کہ خبیث باتیں، خبیث کردار اور خبیث نسبتیں خبیث لوگوں ہی سے مناسبت رکھتی ہیں، جبکہ پاکیزہ لوگ پاکیزہ باتوں، پاکیزہ کردار اور پاکیزہ رشتوں کے شایانِ شان ہوتے ہیں
- انسان عموماً اپنی رفاقت اور معاشرت کے لیے ایسے ہی ساتھی کو پسند کرتا ہے جس کے اخلاق، مزاج، عادات اور رجحانات سے اس کی مناسبت ہو۔ایک بد کردار انسان کی خرابی صرف ایک عمل تک محدود نہیں رہتی؛ اس کے اطوار، عادات، گفتگو اور رویّوں میں بھی اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔اسی طرح پاکیزہ انسان کی زندگی، کردار، زبان اور تعلقات میں بھی پاکیزگی کا رنگ نمایاں ہوتا ہے
- اس اصول کی روشنی میں حضرت عائشہؓ پر لگایا گیا الزام خود ہی باطل ثابت ہوتا ہے، کیونکہ وہ ام المؤمنین، پاکیزہ سیرت خاتون اور رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ ذات، آپ ﷺ کا بلند اخلاق اور آپ ﷺ کا گھرانہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ایسی خبیث تہمت کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا
- آیت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ بری باتیں برے لوگوں کے لائق ہوتی ہیں اور اچھی باتیں اچھے لوگوں کے شایان شان۔اسی طرح برے اعمال برے لوگوں سے صادر ہوتے ہیں، جبکہ پاکیزہ لوگ پاکیزہ کردار اور پاکیزہ گفتگو کے حامل ہوتے ہیں۔اس لیے کسی الزام کو سنتے ہی قبول نہیں کرنا چاہیے بلکہ دیکھنا چاہیے کہ الزام کس پر ہے، کیا الزام ہے، اور کیا اس کے آثار و قرائن اس شخصیت کے کردار سے کوئی مناسبت بھی رکھتے ہیں یا نہیں۔قرآن نے فرمایا کہ پاکیزہ لوگ ان خبیث باتوں سے بری ہیں جو الزام لگانے والے کہتے ہیں، اور ان کے لیے اللہ کی مغفرت اور عزت والا رزق ہے

اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَ الۡخَبِیۡثُوۡنَ لِلۡخَبِیۡثٰتِ ۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَ الطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا یَقُوۡلُوۡنَ ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ﴿۲۶﴾

حضرت عائشہؓ کی برأت کی فطری، نفسیاتی اور ازدواجی دلیل

- حضرت عائشہؓ کی برأت اور معصومیت کی سب سے بڑی دلیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن میں نازل ہونے والی برأت ہے مگر تفہیم اور تائید کے لیے اس برأت کے فطری، نفسیاتی اور ازدواجی دلائل بھی ہیں:

1. **رفاقت کی گہری نفسیاتی حقیقت:** صرف وقتی رفاقت بھی مزاجی مناسبت کے بغیر مشکل ہو جاتی ہے؛ پھر میاں بیوی کی زندگی بھر کی رفاقت تو بہت زیادہ گہری ہوتی ہے۔ اس میں انسان کی عادتیں، طبیعت، وفاداری، حیا اور اخلاق چھپے نہیں رہتے
2. **برائی دیر تک چھپ نہیں سکتی:** اگر کسی شخص کے کردار میں واقعی خیانت، بے وفائی یا بد کرداری ہو تو اس کے آثار گفتگو، رویے، مزاج اور تعلقات میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ برائی اکیلی نہیں رہتی بلکہ دوسری برائیوں کو بھی جنم دیتی ہے۔
3. **ازدواجی زندگی کردار کا آئینہ ہے:** شوہر اور بیوی کا تعلق اتنا قریبی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی شخصیت کی پرتیں کھل جاتی ہیں اس لیے یہ تصور قابلِ قبول نہیں کہ ایک بد کرداری برسوں تک بالکل مخفی رہے اور قریبی رفیقِ حیات کو اس کی کوئی خبر نہ ہو
4. **رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ ذات ایک روشن دلیل:** نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ شخصیت، بلند اخلاق، عصمتِ نبوی اور وحی سے تعلق اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ کا گھرانہ بھی پاکیزہ تھا۔ اس لیے حضرت عائشہؓ جیسی محبوب زوجۂ رسول پر ایسی خبیث تہمت عقل، فطرت اور ایمان - ہر اعتبار سے باطل تھی۔
5. **حضرت عائشہؓ کی قربت اور اعتماد:** حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی محبوب رفیقۂ حیات تھیں، آپ ﷺ کو ان پر خاص اعتماد تھا، اور وحی کا نزول بھی بعض اوقات آپؓ کے قرب میں ہوا۔ یہ سب ان کی پاکیزگی، مقام اور نبوی اعتماد کی مضبوط دلیلیں ہیں

اضافی مواد

Reference Material

عربی الفاظ کی حالتِ رفع، حالتِ نصب اور حالتِ جر
ایک تعارف

عربی (قرآنی) الفاظ کی حالتِ رفع، حالتِ نصب اور حالتِ جر - ایک تعارف

- عربی زبان میں الفاظ کے آخر میں جو حرکت (زبر، زیر، پیش) لگتی ہے اسے "اعراب" کہتے ہیں۔ یہ حرکت لفظ کے جملے میں کردار اور مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ عربی زبان کی خوبصورتی یہ ہے کہ صرف آخری حرکت بدلنے سے پورے جملے کا مفہوم اور رشتہ واضح ہو جاتا ہے۔
- عام لوگ عربی الفاظ پر لگے زبر، زیر، پیش کو **اعراب** سمجھتے ہیں جو درست نہیں ہے۔ عربی الفاظ پر لگے زبر، زیر، پیش کو **حرکات** کہا جاتا ہے
- عربی میں اسم (noun) کی آخری حرکت کو بدل کر یہ بتایا جاتا ہے کہ جملے میں اس کا کیا کام ہے (اسی کو حالت یا اعراب کہتے ہیں)
- اعراب کی 3 حالتیں ہوتی ہیں۔ 1- حالتِ رفع، 2- حالتِ نصب اور 3- حالتِ جر

1. **حالتِ رفع (پیش والی حالت - Nominative case)**: حالت رفع وہ حالت ہے جس میں لفظ کے آخر میں "**پیش**" (ضمہ) کی حرکت آتی ہے یا دو پیش (تنوین) کی، مثلاً "اللّٰهُ"، "الرَّحْمٰنُ"۔ یہ حالت اُس وقت ہوتی ہے جب لفظ جملے میں "**فاعل**" (کام کرنے والا Subject / Doer) یا "مبتدا" (جملے کا آغاز کرنے والا اسم) ہو

← وہ شخص یا چیز (اسم) جس کے بارے میں بات ہو رہی ہے یا جو کام کر رہا ہے۔ اس حالت میں اسم عموماً جملے میں اہم یا بنیادی مقام پر ہوتا ہے

← "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" میں لفظ "اَلْحَمْدُ" پر پیش ہے کیونکہ یہ مبتدا ہے یعنی جملے کا اصل موضوع۔ اسی طرح "اللّٰهُ اَحَدٌ" میں " اللّٰهُ " پر پیش ہے کیونکہ یہ مبتدا ہے۔ جَاءَ زَيْدٌ - زید آیا

عربی (قرآنی) الفاظ کی حالتِ رفع، حالتِ نصب اور حالتِ جر - ایک تعارف

حالتِ رفع - فاعل اور مبتدا کے علاوہ کچھ دوسری صورتوں میں آتی ہے (خبر، نائب فاعل، اسمِ کان، خبرِ إنَّ وغیرہ)

مثالیں

- ذَهَبَ الْوَلَدُ لڑکا گیا۔
- الْحَمْدُ لِلّٰہِ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔
- اللّٰهُ غَفُورٌ اللہ بخشنے والا ہے۔

☚ جملے میں جو " کرنے والا" یا "بتایا جانے والا" ہے اس پر پیش آتا ہے

2. حالتِ نصب (زبر والی حالت - Accusative case) : حالتِ نصب وہ حالت ہے جس میں لفظ کے آخر میں "زبر" (فتحہ) کی حرکت آتی ہے (یا دو زبر)

← مثلًا "اِیَّاکَ نَعْبُدُ" میں "اِیَّاکَ"۔ یہ حالت زیادہ تر اس وقت آتی ہے جب لفظ "مفعول" ہو - یعنی وہ چیز یا شخص جس پر کام کا اثر پڑے

← جس پر کام کیا جا رہا ہو (مفعول) وہ زبر کے ساتھ آتا ہے۔

← حالت نصب ـــ مفعول کے بعد

- اس طرح یہ دو حالتیں فاعل اور مفعول کے فرق کو واضح کرتی ہیں

عربی (قرآنی) الفاظ کی حالتِ رفع، حالتِ نصب اور حالتِ جر - ایک تعارف

حالتِ نصب- مفعول کے علاوہ کچھ دوسری صورتوں میں آتی ہے (إِنَّ کے بعد اسم، کَانَ کی خبر، حال یا کیفیت بیان کرنے کے لیے)

مثالیں

- رَأَیْتُ **الرَّجُلَ** میں نے آدمی کو دیکھا۔
- إِنَّ **اللهَ** غَفُورٌ بے شک اللہ بخشنے والا ہے۔
- اهْدِنَا **الصِّرَاطَ** ہمیں وہ راستہ دکھا۔

☛ جب کوئی لفظ کسی فعل کا براہِ راست نشانہ یا اثر پانے والا ہو تو اس پر زبر آتا ہے۔ یعنی جس پر کام کیا جارہا ہو (مفعول) وہ زبر کے ساتھ آتا ہے

2. **حالتِ جَر (زیر والی حالت - Genitive case)**: حالتِ جر وہ حالت ہے جس میں لفظ کے آخر میں " زیر" (کسرہ) کی حرکت آتی ہے

مثلًا "بِسْمِ اللهِ" میں " اللهِ " یہ حالت اس وقت آتی ہے جب لفظ کسی حرفِ جار(Preposition)، (جیسے فِيْ ، مِنْ ، اِلٰی، عَلٰی، بِ ، لِ) کے بعد آئے (ان تمام صورتوں میں ان الفاظ کے آخر میں زیر آتا ہے)

یا جب کوئی لفظ "مضاف الیہ (Possessor)" ہو - یعنی کسی دوسرے لفظ سے "کا، کے، کی" کا رشتہ رکھتا ہو

(رفع) فاعل اور مبتدا کی علامت ہے، زبر (نصب) مفعول کی علامت ہے، اور زیر (جر) حروفِ جار اور مضاف الیہ کی علامت ہے

قرآن مجید میں قسم اور قسم اٹھانے کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ

قرآن مجید میں قسم/ قسم اٹھانے کے لیے الفاظ

حروفِ قسم : حروف قسم ہیں، عربوں میں بطور عادت یا تکیہ کلام استعمال کیے جاتے ہیں، یا بعض اوقات کلام میں تاکید اور زور پیدا کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں، اگر ان کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس کو بطور شہادت پیش کرنا مقصود ہوتا ہے

1. **وَاو** : اس کو واؤ قسمیہ (واو القسم) کہتے ہیں - مثالیں (۱) وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ،(۲) وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ،(۳) وَٱلۡعَصۡرِ
2. **تَاء (ت)** : اس کو تا قسمیہ (تاء القسم) کہتے ہیں - تَ (اسمیہ) صرف اللہ کے ساتھ قسم کھانے کے لیے مخصوص ہے مثالیں (۱) تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ،(۲) تَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم
3. **بَا (بَ)** : اس کو با قسمیہ (بَاء القسم) کہتے ہیں - مثالیں (۱) بِاللهِ لَأَفْعَلَنَّ
4. **لَام (لَ)** : اس کو لام قسمیہ (لَام القسم) کہتے ہیں - یہ قرآنِ مجید میں استعمال نہیں ہوا

- **قَسَمَ** : کے معنی تقسیم کرنا یا بانٹنا (قُسَامت : وہ قسمیں جو خون کے بدلے اولیاء کو مشکوک قبیلے کے لوگ دیتے تھے) قسم کا لفظ کسی شک کو دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے - وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ
- **يَمِيْن** : بمعنی قسم۔ یہ الزام رفع کرنے کے لیے آتا ہے (البَيِّنَةُ عَلَى المدَّعِي، وَاليَمِينُ عَلَى المدَّعَى عَلَيْهِ - بار ثبوت یعنی شہادت فراہم کرنا مدعی کے ذمے اور وہ یہ نہ کر سکے تو مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے)

عرب میں جب کسي وعدے کی توثیق مطلوب ہوتی تو لوگ یَمِین (داہنا ہاتھ) دوسرے شخص کے داہنے ہاتھ کے اوپر مارتا، تو اس سے لفظ یمین قسم کے معنی میں استعمال ہونے لگا، اس کی جمع اَیمَان آتی ہے

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيَ أَيْمَانِكُمْ – اللہ تمہاری بے معنی قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرتا

قرآن مجید میں قسم/قسم اٹھانے کے لیے الفاظ

- **حَلْف** : حَلَفَ کے معنی کسی بات پر ثابت قدم رہنا- حلفِ وفاداری: دوستی کے عہد و پیمان پر ثابت قدم رہنے کی قسم
وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ - اب وہ خدا کی قسم کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم چل سکتے تو یقیناً تمہارے ساتھ چلتے -(9:42)
- **اِيْلَا** : اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے اور جنسی تعلقات منقطع کرنے کی قسم اٹھانا- دورِ جاہلیت میں لوگ اس طرح کی قسموں سے بیویوں کو بہت تنگ اور پریشان کرتے، شریعت نے اس کی زیادہ سے زیادی مدت چار ماہ مقرر کرکے اس قباحت کا سدِ باب کر دیا۔
لِّلَّذِينَ **يُؤْلُونَ** مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ -(2:226) جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھے ہیں، اُن کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے اگر انہوں نے رجوع کر لیا، تو اللہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے
- **اَلِيَّة** : (ألا يألو ، ألْوًا - کسی کام میں کوتاہی کرنا، قسم کھانا)- اَلِيَّة کے معنی قسم، ایسی قسم جس میں قسم کھانے والے کو تکلیف اور کوتاہی کا سامنا کرنا پڑے- کوئی اچھا کام پورا نہ کرنے کی قسم کھانا
وَلَا **يَأْتَلِ** أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ -(24:22) تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے

لعنت کرنا

لعنت - **لَعَن** کا معنی ہے کسی کو اللہ کی رحمت سے دوری کی بددعا دینا، یعنی رحمتِ الٰہی سے محروم کیے جانے کی دعا یا خبر دینا۔

- جب انسان کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ دراصل یہ دعا کرتا ہے کہ: اے اللہ! اسے اپنی رحمت سے دور کر دے۔ اسی لیے لعنت بہت سخت لفظ ہے، عام گالی، ناراضی یا تنقید سے کہیں زیادہ سنگین ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی پر لعنت فرماتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص یا گروہ اللہ کی رحمت، قرب اور کرامت سے محروم قرار دیا گیا۔
- نبی ﷺ نے آپس میں ایک دوسرے پر لعنت، غضب اور جہنم کی بددعا دینے سے منع فرمایا۔ ایک اور حدیث کے مطابق "طعن کرنے والا، لعنت بھیجنے والا، فحش گو اور بد تمیز" مومن کے اخلاق کے خلاف ہے [لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ - جامع ترمذی] ۔ اسی بنا پر مسلمان کو عادتاً کسی **متعین** شخص پر لعنت کرنے سے بچنا چاہیے، خاص طور پر زندہ افراد کے بارے میں (اگرچہ ایک مسلمان گناہ میں مبتلا ہو سکتا ہے، مگر پھر بھی اس پر لعنت کرنا درست نہیں۔)
- نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو شراب پینے کی سزا دی گئی۔ بعض صحابہؓ نے اسے لعنت کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: " لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم! میں تو یہی جانتا ہوں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔" صحیح بخاری
- البتہ اوصاف کی بنیاد پر - یعنی ظالموں پر، کافروں پر، منافقوں پر، جھوٹوں پر - لعنت کرنا جائز ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں اس کی نظیر موجود ہے

اسلام میں
لعنت کا تصور، معنی
اور شرعی حدود و آداب

لعنت کرنا

متعدد احادیث میں لعنت کرنے سے بڑی سختی سے منع فرمایا گیا ہے

- " بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی جانب پروان چڑھتی ہے اور آسمان کے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی جانب اترتی ہے تو اس کے لیے زمین کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر دائیں بائیں جگہ پکڑتی ہے جب کہیں کوئی گھسنے کی جگہ نہیں ملتی تو جس پر لعنت کی گئی ہے اس کی طرف جاتی ہے اگر وہ اس لعنت کا حقدار ہو ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے" (سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 1500)
- " بلا شبہ بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن کسی کے حق میں گواہ نہ بن سکے گے اور نہ سفارش کر سکیں گے" (صحیح مسلم)
- " جس نے کسی مسلمان پر لعنت کی اس نے گویا اسے قتل کر دیا " [لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ] (البخاري و مسلم)
- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آپس میں ایک دوسرے کو اللہ کی لعنت، اس کے غضب اور جہنم کی لعنت نہ بھیجو" (ابوداؤد ، ترمذی)
- جانوروں، بے جان چیزوں اور حالات پر لعنت کرنا بھی ممنوع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہوا پر لعنت کرنے سے بھی منع فرمایا

اللہ نے کن لوگوں پر لعنت کی ہے؟ (قرآنِ کریم میں)

1. ابلیس پر لعنت - ۳۸/۷۱
2. کافروں پر لعنت - ۲/۸۹
3. حق کو چھپانے (کتمانِ حق کرنے) والوں پر لعنت ـ ۲/۱۵۹
4. جھوٹوں پر لعنت - ۳/۶۱
5. مرتدین پر لعنت - ۳/۸۷
6. منافقین پر لعنت - ۹/۶۸
7. مسلمانوں کے قاتل پر لعنت - ۴/۹۳
8. عہد شکنی کرنے والوں پر لعنت - ۵/۱۳
9. پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والوں پر لعنت - ۲۴/۲۳
10. ظالموں پر لعنت - ۷/۴۴
11. اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت اور ان کو ایذا پہنچانے والوں پر لعنت - ۳۳/۵۸
12. فساد فی الارض اور قطع رحمی کرنے والے ـ ۴۷/۲۳

احادیث میں کن لوگوں پر لعنت کی گئی ہے

1. شراب سے متعلق دس افراد پر (کشید کرنے والا، کروانے والا، پینے والا، پلانے والا، اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھائی جائے ، بیچنے والا، خریدنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، جس کے لئے خریدی جائے ..) (سنن ترمذی)

2. رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت (سنن ابی داؤد)

3. چور پر لعنت (صحيح البخاري)

4. اغلام بازی (Homosexuality) کرنے والے پر لعنت (مسند احمد ، سنن ابن ماجه)

5. ایک دوسرے کی مشابہت کرنے والے مردوں اور عورتوں پر لعنت (صحيح البخاري)

6. اپنے جسم پر مصنوعی، غیر فطری کام کروانے والی عورتوں پر لعنت (صحيح البخاري)

7. حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنے والے پر لعنت (صحيح المسلم)

8. جو شخص اپنے باپ پر لعنت کرے، جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے، جو کسی بدعتی کو جگہ دی اور جو زمین کے نشانات کو مٹادے (علیؓ – صحيح المسلم)

9. سود کھانے والوں پر لعنت (حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں "رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر، سود دینے والے پر، اس کی دستاویز لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا یہ سب گناہ میں برابر ہیں" (صحيح المسلم)

احادیث میں کن لوگوں پر لعنت کی گئی ہے

10. حدود کی زمین بدلنے والے پر لعنت - حدیث میں ہے: "اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو زمین کی حدود بدل دے۔" (مسلم) اس سے مراد کسی کی زمین کی نشانیاں مٹا کر ہڑپ کر لینا ہے۔ یہ ظلم کی ایک صورت ہے جس پر لعنت وارد ہوئی۔

11. حلالہ (تحلیل) کرنے والے اور کرانے والے پر لعنت : "اللہ تعالیٰ تحلیل کرنے والے (حلالہ) اور جس کے لیے تحلیل کیا جائے، دونوں پر لعنت کرے (لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ)" (مسند احمد ، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی)
یہ اس مصنوعی نکاح کے بارے میں ہے جو صرف پہلے شوہر کے لیے عورت کو حلال کرنے کی نیت سے کیا جائے۔ شریعت ایسے کھیل کو سخت ناپسند کرتی ہے۔

12. اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کرنے والے پر لعنت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔" (صحیح مسلم) یہ شرک کی ایک قسم ہے اور اس لیے اس پر لعنت وارد ہوئی ہے۔